فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ | ۱۶ اخاء ۱۳۴۳ ہش ۹ جمادی الثانی ۱۳۸۴ھ ۱۶ اکتوبر ۱۹۶۴ء | نمبر ۲۴۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۵ اکتوبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت بھی طبیعت ٹھیک ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

۔ ○ خدام کا سالانہ اجتماع ۲۳، ۲۴، ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۴ء ربوہ میں منعقد ہوگا انشاء اللہ العزیز۔

ہر خادم کو چاہیئے کہ اس تین دن کی عملی ٹریننگ میں شامل ہونے کی پوری پوری کوشش کرے۔ اور بلا اشد مجبوری اس مفید ذریعہ تربیت کو نہ کھوئے چونکہ سردی کے موسم کا آغاز ہو گیا ہے۔ اس لئے شامل ہونے والے خدام سے التماس ہے کہ گرم کپڑے سویٹر وغیرہ اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔ قائدین اس بات کا اہتمام کریں کہ کوئی خادم گرم کپڑے کے بغیر نہ ہو۔

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

۔ ○ ہمارے رواں مالی سال کے ختم ہونے میں اب صرف دو ہفتے باقی ہیں۔ تمام مجالس سے درخواست ہے کہ سال رواں کے چندوں میں جس قدر رقوم بھی ان کے ذمہ بقایا ہیں وہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ساتھ لے آئیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

۔ ● ربوہ ۔۔۔ آج مورخہ ۱۵ اکتوبر بعد نماز مغرب مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد "خلافت احمدیہ اور اس کا پیغام" کے موضوع پر مسجد محلہ دار البرکات میں تقریر فرمائیں گے۔ احباب کثرت سے شامل ہو کر استفادہ کریں۔

(زعیم حلقہ دار البرکات ربوہ)

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔" (ارشاد حضرت امیر المومنین)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تکبر شیطان سے آتا ہے اور تکبر کرنے والے کو شیطان بنا دیتا ہے

جب تک انسان اپنے آپ کو تکبر سے پاک نہ کرے خدا کے نزدیک برگزیدہ نہیں ہو سکتا

"انبیاء علیہم السلام کبھی کسی قوت اور طاقت کو اپنی طرف منسوب نہیں کرتے۔ وہ خدا تعالیٰ سے ہی پاتے ہیں اور اسی کا نام لیتے ہیں۔ ہاں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو انبیاء علیہم السلام سے نیچے کے ہوتے ہیں بلکہ وہ کروڑوں حصہ نیچے کے درجہ میں ہوتے ہیں (بایں ہمہ) وہ دو دن نماز پڑھ کر تکبر کرنے لگ جاتے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ ان میں تکبر کی کوئی رگ رہ جاتی ہے۔ ایسا ہی روزہ اور حج سے بھی بجائے تزکیہ نفس اور تقویٰ حاصل کرنے کے ان میں تکبر اور نمود پیدا ہو جاتا ہے۔ تکبر ایسی بلا ہے کہ جو انسان کا پیچھا نہیں چھوڑتی۔ یاد رکھو کہ تکبر شیطان سے آتا ہے اور تکبر کرنے والے کو شیطان بنا دیتا ہے جب تک انسان اس راہ سے قطعاً دور نہ ہو قبول حق و فیضان الوہیت ہرگز پا نہیں سکتا۔ کیونکہ یہ تکبر اس کی راہ میں روک ہو جاتا ہے۔ پس کسی طرح سے بھی تکبر نہیں کرنا چاہیئے نہ علم کے لحاظ سے نہ دولت کے لحاظ سے، نہ وجاہت کے لحاظ سے، نہ ذات اور خاندان اور حسب نسب کی وجہ سے، کیونکہ زیادہ تر تکبر انہی باتوں سے پیدا ہوتا ہے۔ جب تک انسان اپنے آپ کو ان گھمنڈوں سے پاک و صاف نہ کرے گا اس وقت تک وہ اللہ جل شانہٗ کے نزدیک پسندیدہ و برگزیدہ نہیں ہو سکتا اور وہ معرفت الٰہی جو جذبات نفسانی کے مواد ردیہ کو جلا دیتی ہے اس کو عطا نہیں ہوتی کیونکہ یہ گھمنڈ شیطان کا حصہ ہے اس کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ شیطان نے بھی یہی گھمنڈ کیا اور اپنے آپ کو آدم علیہ السلام سے بڑا سمجھا اور کہہ دیا اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ ج خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَہٗ مِنْ طِیْنٍ ۱۳ نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ بارگاہ الٰہی سے مردود ہو گیا، اس لئے ہر ایک کو اس سے بچنا چاہیئے۔ جب تک انسان کو کامل معرفت الٰہی حاصل نہ ہو وہ لغزش کھاتا ہے اور اس سے متنبہ نہیں ہوتا مگر معرفت الٰہی جس کو حاصل ہو جائے اگرچہ اس سے کوئی لغزش ہو بھی جاوے تب بھی اللہ تعالیٰ اس کی محافظت کرتا ہے۔ چنانچہ آدم علیہ السلام نے اپنی لغزش پر اپنی کمزوری کا اعتراف کیا اور سمجھ لیا کہ سوائے فضل الٰہی کے کچھ ہو نہیں سکتا۔ اس لئے دعا کرکے اللہ تعالیٰ کے فضل کا وارث ہوا۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۲۳"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۴ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۶۴ء

اسلامی قانون کی بنیاد تقویٰ پر ہے

ایک روزنامہ ہے :-

"گورنمنٹ گرلز مشن روڈ کراچی کی ہیڈ مسٹرس مسز طاہرہ شیخ ... جو اساتذہ کی تربیت کے عالمی پروگرام کے سلسلے میں آجکل کولمبس شہر میں مقیم ہیں، امریکہ کی انٹرنیشنل ویمن پارٹی (قائم شدہ ۱۹۶۴ء) کی ایک رکن ۸۰ سالہ مس پالی سے (جو امریکی عورتوں کے حقوق کے لئے کئی بار جیل جا چکی ہیں) اپنی گفتگو کا ذکر کرتے ہوئے ایک مراسلہ میں لکھتی ہیں :-

"میں نے بتایا کہ ہمیں ملکی اور مذہبی قوانین کی رو سے ہر جائداد میں شوہر، باپ بیٹے اور بھائی کی طرف سے حصہ ملتا ہے تو وہ حیران رہ گئیں۔ جب میں نے بتایا کہ ہمارے یہاں عورت کا درجہ کس قدر بلند ہے اور ہمارا عقیدہ اور ایمان ہے کہ ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے تو ان کی آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ میں نے کہا دنیا بھر میں سب سے کم طلاق ہمارے یہاں ہوتی ہے اور یہ کہ عورت کو بھی طلاق کا حق حاصل ہے جب میں نے ان کو عدت کی فلاسفی بتائی تو ان کی آنکھیں حیرت سے چمک اٹھیں۔ انہوں نے بہت سارے نوٹ لئے اور انہوں نے کہا کہ میں اپنی حکومت اور کانگرس سے عورتوں کو یہی حقوق دلانے کی جدوجہد کروں گی۔"

اس پر معاصر لکھتا ہے :-

"یہ ہمارے معاشرے کے مزاج کا ایک رُخ ہے لیکن اسے نظری رخ کہنا چاہیئے۔ اور یہ سوچنا چاہیئے کہ عملی طور پر ہم اس نظری رخ کے قریب آنے کی کتنی کوشش کرتے ہیں۔"

بات یہ ہے کہ خود ہم نے اسلامی تعلیمات کو نظر انداز کر رکھا ہے اس لئے ہم اسلامی معاشرہ کا صحیح نمونہ دنیا کے سامنے پیش کرنے سے قاصر ہیں عوام کو تو جانے دیجئے ہمارے علماء کا یہ حال ہے کہ عائلی قوانین کے لئے حکومت سے تو خاصی لڑائی کر لی گئی مگر انہوں نے کبھی یہ کوشش نہیں کی کہ اپنے پیروؤں ہی میں اسلام کی تعلیمات رائج کریں اور ان کو نمونہ بنائیں۔ بلکہ بعض ذہین اور فہیم اہلِ علم حضرات احکامِ طلاق پر یہاں تک ناخوش ہو چکے

نکالنے کے عادی ہو چکے ہیں کہ وہ محض یہ ثابت کرنے کے لئے کہ فلاں ضمیر کس طرف پھرتی ہے کتابیں تک تصنیف فرما دیتے ہیں مگر عملی دنیا میں ان کا کام صفر کے برابر ہوتا ہے۔

یہ درست ہے کہ دین میں علمی تحقیقات بھی نہایت ضروری ہے مگر محض علمی تحقیقات کافی نہیں ہے۔ دین کی حقیقت کو سمجھنا اور اس پر عمل کرکے وہ مقصد حاصل کرنا جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسلامی تعلیمات نازل کی ہیں اصل چیز ہے۔ طلاق کے مسئلہ کو ہی لے لیجئے۔ بے شک اسلام نے جس طرح اس مسئلہ کو قانونی طور پر حل کیا ہے اس کی نظیر دوسرے مذاہب اور دوسرے مکاتب فکر میں نہیں ملتی۔ مغرب نے مجبور ہو کر طلاق کے مسئلہ کو قبول کیا ہے تجربہ نے اس کو بتا دیا ہے کہ عیسائی دائرۂ طلاق بڑا تنگ ہے۔ اس سے وہ تمام مسائل حل نہیں ہو سکتے جو میاں بیوی کے تعلقات میں تلخیاں پیدا کرتے ہیں۔ عیسائیت کے نزدیک سوا بدکاری کے طلاق ناممکن ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب تک شریف میاں بیوی جن کی ناچاکی طبائع کے اختلاف پر ہو بغیر ایک دوسرے پر جھوٹا الزام لگانے کے افتراق حاصل نہیں کر سکتے۔ چنانچہ یورپ میں اب بھی ایسے واقعات پائے جاتے ہیں کہ اگر کوئی عورت یا مرد ایک دوسرے سے ہمیشہ کے لئے جدا ہونا چاہیں تو انہیں ایک دوسرے پر بدکاری کا الزام لگانا پڑتا ہے حالانکہ وہ بدکار نہیں ہوتے۔ اس طرح شریف لوگوں کو بدنامی کا داغ لینا پڑتا ہے ورنہ وہ ہمیشہ کے لئے باہمی بغض و عناد کی آگ میں جلتے رہتے ہیں یا پھر واقعی طور پر بدراہی کے اطوار اختیار کر لیتے ہیں۔

اسلام نے ان تمام صورتوں کو مدنظر رکھ کر طلاق کے اصول پیش کئے ہیں تاہم اس کو ابغض الحلال کہا جاتا ہے اور میاں بیوی کی ناچاکی کی صورت میں بعض ایسی رکاوٹیں پیدا کر دی ہیں کہ اگر وہ رکاوٹیں کارگر نہ ہوں تو پھر طلاق کے سوا چارہ نہیں رہتا۔ قروءِ ثلاثہ، الطلاق مرتٰن، عدت اور طلاق مکمل ہو جانے کے بعد بغیر دوسرے کے ساتھ نکاح کرنے اور اس سے طلاق ہو جانے کے بعد پھر پہلے کے ساتھ نکاح نہیں ہو سکتا۔ یہ ساری باتیں اسی لئے ہیں کہ طلاق کو دشوار بنایا جائے مگر ممکن نہ بنایا جائے کیونکہ جب یہ ثابت ہو جائے کہ میاں بیوی مل کر کسی صورت میں رہ نہیں سکتے۔ تو دونوں کی

زندگیاں برباد کرنا اسلام کے مقاصد کے خلاف ہے۔ جس گھر میں دن رات جھگڑے ہوتے رہیں وہاں برکت کس طرح ہو سکتی ہے اور روحانیت کس طرح ترقی کر سکتی ہے۔ اس کے باوجود اسلام نے طلاق کو سہل الحصول نہیں رہنے دیا اور محض وقتی جوش سے میاں بیوی میں جدائی کو بُرا قرار دیا ہے۔ بلکہ جیسا کہ ہم نے کہا ہے اسکو دشوار بنایا ہے اور یہاں تک تنبیہہ کی ہے کہ دیکھو اگر طلاق ہو گئی اور میاں بیوی میں ہمیشہ کے لئے جدائی ہو گئی تو پھر تم دونوں باہم نکاح نہیں کر سکو گے۔ الغرض اسلام نے طلاق کو ناممکن نہیں لیکن دشوار ضرور بنا دیا ہے۔

اس لئے طلاق کے مسئلہ کو ٹھیک ٹھیک سمجھنا واقعی ایک علمی کام ہے اور مسلمان اہل علم حضرات کا کام ہے کہ صحیح اصول قرآن و سنت کی روشنی میں متعین کریں۔ لیکن یہ محض قانونی پہلو ہے۔ طلاق کے بھی دوسرے مسائل کی طرح دونوں پہلو ہیں قانونی اور روحانی۔ اس لئے جب تک قانونی پہلو کے ساتھ روحانی پہلو کو زیر نظر نہ رکھا جائے ایک مسلمان صحیح معنوں میں عامل دین نہیں سمجھا جا سکتا۔ اسلام نے طلاق کے قانونی پہلو کو مکمل طور پر بیان کر دیا ہے اور کوئی دانشمند اس سے بہتر قانون نہیں بنا سکتا۔ چنانچہ اب مغربی دانشمندوں نے اگرچہ طلاق کے مسئلہ میں وسعتیں کر دی ہیں لیکن ان کا قانون ابھی تک خامیوں سے بھرپور ہے۔ اور ان حکمتوں سے خالی ہے جو اسلام میں رکھی گئی ہیں۔

یہ تو مسئلہ طلاق کا قانونی پہلو ہے مگر اس سے بھی بڑھ کر اسلام کا روحانی پہلو ہے جس سے اس مسئلہ کی صحیح صورت قائم ہوتی ہے۔ مغربی دانشمند اگر اسلامی قانون کو اختیار بھی کر لیں تو بے شک ایک حد تک ان کے دنیوی اور معاشرتی مسائل حل ہو سکتے ہیں لیکن ان میں خدا خوفی کا عنصر مفقود ہونے کی وجہ سے اسلامی قانون کی محض تقلید صحیح طور پر انسانی زندگی کے حقیقی مقصود کو تقویت نہیں پہنچا سکتی۔

طلاق کا مسئلہ ہو یا کوئی اور معاشرتی مسئلہ ایک مسلمان کے لئے یہ اسی وقت دینی مسئلہ بنتا ہے جب اس کو تقویٰ کے ساتھ نباہا جائے جب تک دنیا کے قانون میں تقویٰ اور خوفِ خدا داخل نہ ہو دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ اور نہ یہ زندگی جنتی زندگی بن سکتی ہے۔ لہٰذا اگر طلاق کے معاملہ میں بھی خوفِ خدا شامل نہ ہو تو دانشمند اسلامی قانون میں بھی رخنے نکال لیتے ہیں اور باب الحیل کا سامان بہم پہنچا سکتے ہیں۔ مثلاً طلاق کے مسئلہ میں کئی ایک رخنے نکال لئے گئے ہیں۔ رواجی "حلالہ" اسی قسم کا رخنہ ہے۔ بعض وقت عورت کو تنگ کرنے کے لئے الطلاق مرتٰن سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اسی لئے

اللہ تعالیٰ نے جہاں جہاں ایسے مسائل بیان کئے ہیں ساتھ ہی تقویٰ کو نگاہ رکھنے کی تاکید بھی فرمادی ہے۔ چنانچہ سورہ بقرہ میں جہاں طلاق کے مسائل بیان کئے گئے ہیں اللہ تعالیٰ ہر موقعہ پر حدود اللہ کو نگاہ رکھنے کی تاکید کرتا ہے اور یہاں تک کہہ دیا ہے کہ

واتقوا اللہ واعلموا
ان اللہ بکل شیئٍ علیم (البقرہ ۲۳۲)

اس سے ظاہر ہے کہ جو لوگ محض اسلامی قانون کو ظاہر طور پر قائم کرنا چاہتے ہیں ان کی حالت مغربی دانشمندوں سے بہتر نہیں ہے سوا اس کے کہ مغربی دانشمند تجربہ اور مشاہدہ کی بناء پر اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں اور مسلمانوں کو یہ قانون بنا بنایا مل گیا ہے۔ البتہ اگر مسلمان اس قانون کی بنیاد تقویٰ اللہ پر قائم کریں تو وہ واقعی اسلامی قانون پر عامل ہو سکتے ہیں اور زندگی کے حقیقی مقصد کو حاصل کر سکتے ہیں جس کے لئے قانون دراصل اللہ تعالیٰ نے ان کو دیا ہے۔ دوسرے لفظوں میں مسائل کے استخراج میں محض قانونی موشگافیاں جیسا کہ بعض فقہائے اسلام نے کی ہیں بجائے مفید ہونے کے عوام کے لئے ضرر رساں ہو سکتی ہیں۔ جب تک ان میں تقویٰ کی بنیاد استوار نہ کی جائے سیاسی یا کسی اور موثر کے زیر اثر قانون سے ناجائز فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

بلا تبصرہ (چٹان لاہور مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۴ء سے)

لطیفہ، جرمانہ، فتویٰ

جس روز مادرِ ملت کے صدارتی امیدوار ہونے کا فیصلہ ہوا اس روز ایک نوجوان مولانا بافضل اولٰنا نے طول طویل بیان کھینچا اور روزناموں کے دفاتر میں لیکر خود پہنچے اس مضمون میں تصریحاً یہ درج تھا کہ اسلام میں عورت کا سربراہِ مملکت ہونا شرعاً درست نہیں ایک روایت کے مطابق انہوں نے اس مضمون میں قرآن و حدیث کے تمام فیصلے جمع کر دیئے تھے ہمارے ایک دوست ایڈیٹر کی نظر سے یہ مضمون گزرا تو انہوں نے حقِ دوستی ادا کرتے ہوئے ان حضرت سے کہا کہ بھائی میرے! بیان دینے میں عجلت مناسب نہیں آپ جماعتِ اسلامی کے "ذمہ دار" اصحاب میں شمار ہوتے ہیں، یہ صحیح ہے کہ مولانا مودودی نے اسلام کے نظریۂ ریاست میں اسلامی مملکت کا سربراہ مرد اور صرف مرد کو قرار دیا ہے لیکن اب جو اتحاد بن رہا ہے اور جماعتِ اسلامی جس دَور سے گزر رہی ہے اس کے پیش نظر جماعتِ اسلامی کی شوریٰ کا تاویل و تعبیر کرے گی اور اس کا ساتھ فاطمہ جناح کے ساتھ ہو گا۔ مولانا بافضل و اولٰنا کے دماغ میں یہ بات نقش ہو گئی اب مرحلہ یہ تھا کہ مختلف اخبارات سے وہ بیان کیونکر واپس لیا جائے۔ غرض بھاگ دوڑ ہوئی حضرت مولانا کو اخبارات سے ایک گونہ تعلق خاطر ہے سب اخباروں نے بیان واپس کر دیا۔ ایک اخبار ڈٹ گیا یعنی نہ مانا۔ بروایت اخبار کے کرتبوز ایڈیٹر کا کہنا تھا کہ کاپی تیار ہو چکی ہے اب یہ بیان کیونکر رک سکتا ہے نہ ہم پرچہ لیٹ کرنے کیلئے تیار ہیں نہ ایسا ہو سکتا ہے، آپکا دستخطی بیان ہم دے چکے ہیں۔ بہرحال اخباری واسطوں کے باعث بات یہاں ٹھہری کہ کاپی کا خرچ ۸ روپے ادا کیجئے آپکی خاطر بیان حذف کر لیتے ہیں غرضیکہ بیان جو خود نوشت تھا اس طرح رُکا۔ ہمارے ایڈیٹر دوست کی دوراندیشی کام آئی تیسرے ہی دن جماعتِ اسلامی کا فیصلہ آ گیا یعنی فاطمہ جناح کی صدارت کو

بے اضطرارا تسلیم کر لیا نتیجۃً ان مولانا بافضل اولٰنا نے لاہور کے جلسۂ عام میں جسے مادرِ ملت نے خطاب کیا، پانچویں شہسوار کی حیثیت سے صدارت فرمائی؟ گلا لوگوں سے ہے کہ وہ اسلام سے منحرف ہو رہے ہیں اور خود؟؟

اسلام کی عدیم المثال رواداری کی تعلیم اور اس کے عملی نمونے

رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ تفسیر کبیر میں سورۃ الفرقان کی آیت قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا کی تفسیر بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

(اللہ تعالیٰ) فرماتا ہے تُو ان لوگوں سے کہہ دے کہ مَیں تم سے خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کے بدلہ میں کسی اجر کا طالب نہیں۔ میرا اجر کو صرف اتنا ہی ہے کہ اگر کسی شخص کا دل اسلام کی صداقت قبول کرنے کے لئے کھل جائے اور وہ اپنی مرضی سے اس راہ کو اختیار کرلے۔ جو اسے خدا تعالیٰ تک پہنچانے والی ہے تو وہ اسلام میں داخل ہوجائے۔ اور اپنے رب کی رضا حاصل کرلے۔

یہ آیت اسلام کے اس بلند ترین نظریہ کو دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے۔ کہ قبول مذہب کے بارہ میں ہر شخص کو آزادیٔ رائے کا حق حاصل ہے اور اسے اختیار ہے کہ وہ جس مذہب کو چاہے قبول کرے۔ اس بارے میں کسی پر جبر و تشدد کا روا رکھنا جائز نہیں۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں مبعوث ہوئے۔ اُس وقت عرب اور دوسرے ممالک کے لوگ مذہبی معاملات میں جبر و تشدد کو روا رکھنا بالکل جائز سمجھتے تھے لیکن قرآن کریم نے اس طریق عمل کو غلط قرار دیتے ہوئے اعلان کیا کہ

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ (البقرہ ع ۳۴)

یعنی دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ہدایت اور گمراہی میں خدا تعالیٰ نے نمایاں فرق کرکے دکھا دیا ہے۔ پس جو سمجھنا چاہے وہ دلیل سے سمجھ سکتا ہے۔ اس پر جبر نہیں کرنا چاہیئے۔

اس آیت سے ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ اسلام غیر مذاہب سے کس قدر رواداری کی تعلیم دیتا ہے۔ اور مذہبی معاملات میں انہیں کس قدر آزادی عطا کرتا ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ اسلام کی اس روشن تعلیم کے ہوتے ہوئے یورپین مستشرقین نے انتہائی ظلم سے کام لیتے ہوئے بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ اعتراض کیا ہے۔ کہ آپؐ کا غیر مذاہب سے سلوک جبر و تشدد پر مبنی تھا۔ اور آپؐ کا مذہب تلوار کا مذہب تھا۔ حالانکہ مذہبی رواداری پر اسلام نے اس قدر زور دیا ہے کہ جس کی نظیر کسی اور جگہ نہیں پائی جاتی۔

(۱) آپ کی بعثت سے پہلے دنیا میں عام طور پر یہ سمجھا جاتا تھا کہ جب تک غیر مذاہب والوں کو کلّی طور پر جھوٹا ثابت نہ کرلیا جائے اپنے مذہب کی سچائی ثابت نہیں ہوسکتی۔ مگر اسلام نے اس نظریہ کو غلط قرار دیا۔ چنانچہ اسلام جہاں اپنی خوبیوں کو پیش کرنے کا حکم دیتا ہے وہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نہایت واضح طور پر یہ بھی تعلیم دی ہے کہ دوسرے کی خوبی کا انکار نہیں کرنا چاہیئے اور یہ بھی کہ ہر مذہب میں کچھ نہ کچھ خوبیاں ہیں جن کا انکار کرنا سراسر ظلم ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ (البقرہ ع ۱۴)

یعنی یہ کیسے ظلم کی بات ہے کہ عیسائی کہتے ہیں کہ یہودیوں میں کوئی خوبی نہیں اور یہودی کہتے ہیں کہ عیسائیوں میں کوئی خوبی نہیں۔ حالانکہ وہ دونوں ایک ہی کتاب پڑھنے والے ہیں اور دونوں میں کچھ نہ کچھ خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ یعنی چاہیئے تو یہ تھا کہ یہودی عیسائیوں کی خوبیوں کو تسلیم کرتے اور عیسائی یہودیوں کی خوبیوں کو تسلیم کرتے نہ یہ کہ یہودی عیسائیوں کے متعلق کہنا شروع کردیتے کہ ان میں کوئی خوبی نہیں اور عیسائی یہودیوں کے متعلق یہ کہنا شروع کردیتے کہ ان میں کوئی خوبی نہیں۔ بالخصوص ایسی صورت میں جبکہ وہ دونوں ایک ہی کتاب کے حامل ہیں غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو یہ تعلیم دی کہ دوسروں کی خوبیوں کو تسلیم کرنا چاہیئے۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ دوسرے مذاہب میں کوئی خوبی ہی نہیں وہ اپنی نابینائی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ ایسی اعلیٰ درجہ کی تعلیم دی ہے۔ کہ اس کے ذریعہ آپ نے تمام اقوام کے دل رکھ لئے ہیں۔ کسی گئے مذہب کے متعلق یہ کہنا کہ اس میں کوئی بھی خوبی نہیں۔ اس مذہب کے پیروؤں کے لئے سخت تکلیف دہ بات ہوتی ہے۔

پس اس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ اصل پیش فرمایا کہ ہر قوم کی خوبی کو تسلیم کرو اور اس طرح آپ نے دنیا کی تمام اقوام اور مذاہب پر بہت بڑا احسان کیا۔

(۲) پھر آپ نے فرمایا کہ کسی مذہب کے پیروؤں کے متعلق یہ نہ کہو کہ وہ اپنے مذہب کو دھوکا اور فریب سے مانتے ہیں۔ بلکہ باوجود اس کے کہ پہلے مذاہب بگڑ چکے ہیں۔ ان کے ماننے والوں میں سے اکثر انہیں دل سے سچا سمجھ کر ہی مانتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں یہودیوں کے متعلق آتا ہے۔ کہ ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ اگر ان کے پاس ڈھیروں ڈھیر مال بھی امانت رکھوا دیا جائے تو وہ اس میں خیانت نہیں کریں گے۔ (آل عمران ع ۸)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں میں ایسے لوگ موجود تھے۔ جو اپنے مذہب کو سچا سمجھ کر مانتے تھے۔ اسی طرح عیسائیوں کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے کہ ان میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کا ذکر سنکر رونے لگ جاتے ہیں۔ اور خشیت سے ان کے دل بھر جاتے ہیں۔ (مائدہ ع ۱۱) کیا ایسے لوگ اپنے مذہب کو فریب سے ماننے والے ہوسکتے ہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ تعلیم دے کر اپنی امت کو بتایا ہے۔ کہ انہیں دوسرے مذاہب کے پیروؤں کے احساسات کا ہمیشہ احترام کرنا چاہیئے۔ کیونکہ خواہ وہ جھوٹے مذاہب کے پیرو ہوں۔ مگر بہرحال وہ انہیں سچا سمجھ کر ان کے پیچھے چل رہے ہیں۔

(۳) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کی تمام اقوام کے متعلق اصولی طور پر یہ تعلیم دی۔ کہ ان میں اللہ تعالیٰ کے انبیاء مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا۔

وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ (فاطر ع ۳)

یعنی دنیا کی کوئی قوم ایسی نہیں جس میں خدا تعالیٰ کا کوئی نبی نہ آیا ہو۔ اس تعلیم کے ذریعہ چونکہ سب اقوام کے نبیوں کے تقدس کو قبول کرلیا گیا ہے۔ اس لئے وہ منافرت جو دائرہ ہدایت کو محدود کرنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ دل سے دُور ہوجاتی ہے۔ اور انسان عقیدۃً اس امر کو تسلیم کرلیتا ہے کہ سب مذاہب کی اصل سچائی پر مبنی ہے اور مختلف مدارج میں ہدایت دوسرے مذاہب میں بھی پائی جاتی ہے۔ کیونکہ ان کی ابتدا خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوئی تھی۔ پس بندوں نے ان مذاہب کو خواہ کتنا بھی بگاڑ دیا ہو۔ پھر بھی خدا تعالیٰ کی ہدایت میں سے کچھ نہ کچھ ان کے پاس ضرور موجود ہے۔ اس لئے باوجود اختلافات کے مجھے ان سے اتحاد رکھنا چاہیئے۔ اور انہیں محبت اور پیار کی نگاہ سے دیکھنا چاہیئے۔

(۴) چوتھی تعلیم آپ نے یہ دی کہ جب کسی قسم کی مذہبی بحث ہو۔ تو جوش میں آکر گالیوں پر نہ اتر آؤ۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ (انعام ع ۳)

یعنی جب تمہاری دوسری قوموں سے بحث ہو۔ تو وہ ہستیاں جنہیں تم نہیں مانتے۔ خواہ انہیں خدا کے مقابلہ میں پیش کیا جاتا ہو۔ پھر بھی انہیں بُرا بھلا نہ کہو۔ ورنہ وہ بھی اس خدا کو گالیاں دینے لگیں گے۔ جسے تم مانتے ہو۔ اور اس طرح تم خدا تعالیٰ کو گالیاں دلوانے کا موجب ہوجاؤ گے۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے باپ کو گالی نہ دے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا کوئی شخص ایسا بھی ہوسکتا ہے۔ جو اپنے باپ کو گالیاں دے۔ آپ نے فرمایا جب تم کسی کے باپ کو گالیاں دوگے تو وہ تمہارے باپ کو گالیاں دے گا۔ اور اس طرح تم خود اپنے باپ کو گالیاں دلوانے والے سمجھے جاؤ گے۔

(۵) پانچویں ہدایت آپ نے یہ فرمائی کہ صرف مذہب کے اختلاف کی وجہ سے کسی قوم پر حملہ نہیں کرنا چاہیئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پہلے عام طور پر یہ سمجھا جاتا تھا کہ جس قوم سے مذہبی اختلاف ہو اس پر حملہ کرکے اس کو تباہ کرنا جائز ہوتا ہے۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے بالکل خلاف حکم دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ اعلان فرمایا کہ

وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا (بقرہ ع ۲۴)

یعنی تم جنگ تو کرسکتے ہو مگر صرف انہی سے جو تم پر حملہ آور ہوں۔ مذہب کے اختلاف کی وجہ سے کبھی کسی پر حملہ نہ کرنا۔ اس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حربی غیر مسلموں کو بھی حریت ضمیر عطا کی اور بتایا کہ خواہ کسی کا کوئی مذہب ہو۔ اس کی وجہ سے کسی دوسرے کو یہ حق حاصل نہیں کہ اسے مارے یا نقصان پہنچائے۔

(۶) چھٹا حق آپ نے غیر مسلم اقوام کا یہ قرار دیا کہ فرمایا خواہ کسی قوم سے عہد ہو تمہارا فرض ہے کہ تم اسے قائم رکھو۔ لوگوں کو یہ بہت بڑی غلطی لگی ہوئی ہے۔ اور اس غلطی میں وہ مسلمان بھی مبتلا ہیں جو قرآن کریم پر تدبر نہیں کرتے کہ غیروں سے جو عہد ہو اسے توڑ دینا کوئی حرج کی بات نہیں ہوتی۔ حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کے خلاف حکم دیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ

خیانۃ فانبذ الیھم
علیٰ سواءٍ انّ اللہ لا
یحبّ الخائنین (انفال ع ۷)

کہ اگر کوئی قوم عہد توڑ دے تو اسے بتا دینا چاہیئے کہ تم نے عہد توڑ دیا ہے اب ہم پر بھی عہد کی پابندی نہیں یونہی اس پر حملہ نہیں کر دینا چاہیئے۔ چنانچہ ابو سفیان جب صلح حدیبیہ کے بعد مکہ میں آیا اور اسنے کہا کہ اب میں نئے سرے سے معاہدہ کرتا ہوں تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابو سفیان تم نے یہ اعلان اپنی طرف سے کیا ہے میں نے نہیں کیا۔ اور اس طرح اسے بتا دیا کہ اب ہم تم پر حملہ کریں گے۔ اس کے مقابلہ میں آجکل جب کسی ملک پر حملہ کرنا ہوتا ہے تو اس قسم کے اعلان کئے جاتے ہیں کہ فلاں حکومت سے ہمارے بڑے اچھے تعلقات ہیں۔ چنانچہ اٹلی نے جب ٹرکی پر حملہ کیا تو اس حملہ سے تین دن پہلے یہ اعلان کیا گیا کہ ٹرکی کے ساتھ ہمارے آجکل ایسے اچھے تعلقات ہیں کہ اس قسم کے تعلقات پہلے کبھی نہیں ہوئے۔ یہ اعلان صرف اس لئے کیا گیا کہ ٹرکی غافل رہے اور اس پر اچانک حملہ کر دیا جائے۔ مگر ابو سفیان نے جب اعلان کیا تو اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اگر خاموش بھی رہتے تب بھی آپؐ پر کوئی ذمہ داری عائد نہ ہوتی کیونکہ مکہ والے معاہدہ توڑ چکے تھے مگر آپؐ خاموش نہ رہے بلکہ فرمایا کہ یہ تمہارا اپنا اعلان ہے ہمارا نہیں۔ اس طرح اسے اشارۃً بتا دیا کہ اب ہم حملہ کرنے والے ہیں۔

ساتویں ۔ پھر آپ نے مسلم اور غیر مسلم کے تمدنی حقوق ایک جیسے قرار دئے اور یہ بات ایسی ہے جو صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قائم کی ہے۔ آپؐ سے پہلے یہودیوں میں یہ حکم تھا کہ تم اپنے بھائیوں یعنی یہودیوں سے سود نہ لو۔ دوسروں سے لے لیا کرو۔ (استثناء باب ۲۳ آیت ۱۹، ۲۰ و احبار باب ۲۵ آیت ۳۵ تا ۳۷) مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سود نہ یہودیوں سے لو نہ عیسائیوں سے نہ مسلمانوں سے۔ غرض کسی سے بھی سود نہ لو۔ گویا سب سے ایک سا سلوک کرنے کا حکم دیا (بقرہ ع ۳۸) اس طرح رسول کریمؐ نے تمدنی سلوک کے بارہ میں مسلم اور غیر مسلم کے امتیاز کو اڑا دیا۔

(۸) **آٹھویں تعلیم** آپ نے یہ دی کہ غلاموں کی آزادی میں بھی مسلم اور غیر مسلم کا کوئی امتیاز روا نہ رکھا جاوے۔ چنانچہ جنگِ حنین کے موقعہ پر سینکڑوں غلام جو پکڑے آئے باوجود اس کے کہ وہ دشمن تھے آپؐ نے انہیں آزاد کر دیا۔

(۹) **نویں تعلیم** غیر مسلموں کے متعلق آپ نے یہ دی کہ جہاں اسلامی حکومت ہو وہاں مسلمانوں پر زیادہ بوجھ رکھا جائے اور دوسروں پر کم۔ چنانچہ اسلامی احکام کے ماتحت ضروری ہے کہ (۱) مسلمان لڑائی میں شامل ہوں (۲) عشر یعنی دسواں حصہ پیداوار کا دیں۔ (۳) زکوٰۃ دیں۔ لیکن غیر مسلموں کے لئے صرف ۲½ روپیہ کے قریب فی کس ٹیکس رکھا گیا ہے جو مسلمانوں کے مقابلہ میں بہت کم ہے! اور پھر لڑائی میں انہیں آزادی دی گئی ہے سوائے اس کے کہ مسلمانوں سے اجازت لے کر اپنی خوشی سے وہ لڑائی میں شامل ہو جائیں غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے غیر مسلموں کے متعلق ایسی روادارانہ تعلیم دی ہے جس کی مثال دنیا کا کوئی اور مذہب پیش نہیں کر سکتا۔

(باقی)

"نفسانی جھگڑوں کو دین کا رنگ مت دو"

(حضرت مسیح موعودؑ)

مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے

نفسِ امارہ بعض اوقات ایک مومن کو بھی غلط راہ پر گامزن کر دیتا ہے اور شیطان اسے یہ دھوکہ دینے میں کامیاب ہو جاتا ہے کہ یہ نیکی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

لیس البرّ ان تولّوا
وجوھکم قبل المشرق
والمغرب ولٰکن البرّ
من اٰمن باللہ والیوم
الاٰخر۔۔۔۔ اولٰئک الذین
صدقوا واولٰئک
ھم المتّقون۔
(البقرہ ع ۲۲)

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لیس البرّ بأن تاتوا البیوت
من ظھورھا ولٰکن البرّ
من اتّقٰی واْتوا البیوت
من ابوابھا واتّقوا اللہ
لعلّکم تفلحون۔
(البقرہ ع ۲۴)

کسی مخصوص جہت کو اختیار کر لینا جو خواہ فاعل کے نزدیک صحیح اور نیک نیتی پر مبنی ہو نیکی نہیں نیکی وہ ہے جو خدا اور اس کے رسولؐ کے منشاء کے مطابق ہو اور جس کی بنیاد کسی نفسانی خواہش پر نہیں بلکہ تقویٰ اللہ پر ہو۔ اگر یہ اصول ہمیشہ مدِّنظر رہے تو ایک روحانی جماعت میں کبھی انتشار اور افتراق پیدا نہیں ہو سکتا۔ انتشار تبھی پیدا ہوتا ہے جب ایک فرد بزعمِ خود ایک فعل کو اچھا سمجھتا ہے۔ مگر اس کے ارتکاب میں درحقیقت وہ قرآن مجید کے بنائے ہوئے اصولوں کو نظر انداز کر رہا ہوتا ہے۔

نماز سے ہمیں جو سبق ملتے ہیں ان میں سے ایک اہم سبق یہ ہے کہ ہماری ہر حرکت اور ہر سکون امام کے تابع ہونا چاہیئے اور ہمیں ہمیشہ امام کے اشاروں پر چلنا چاہیئے۔ امام کھڑا ہو تو ہم بھی کھڑے ہو جائیں اور جب امام بیٹھ جائے تو ہم بھی بیٹھ جائیں۔ حتیٰ کہ اگر وہ غلطی بھی کر رہا ہو۔ اور ہم جانتے ہوں کہ وہ غلطی کر رہا ہے تو بھی ہمارا فرض یہی ہے کہ ہم اس کی اتباع کرتے چلے جائیں۔ یہ نہیں کہ ہم صفوں میں انتشار پیدا کر کے نماز سے الگ ہو جائیں اور پھر امام کی غلطی کی وجہ سے ڈیڑھ اینٹ کی الگ مسجد بنا لیں۔

غزوۂ اُحد کے واقعات ہمارے سامنے ہیں۔ پہاڑی پر متعین مجاہدوں میں سے بعض نے حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو نظر انداز کر دیا کہ ہمیں فتح ہو یا شکست تم بغیر اجازت اس جگہ کو نہیں چھوڑو گے۔ مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی اور مالِ غنیمت تقسیم ہونے لگا تو اس پہاڑی پر متعین بعض نوجوانوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ جنگ ختم ہو چکی ہے اب یہاں کھڑے رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ چنانچہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے خلاف انہوں نے اس مقام کو چھوڑ دیا اور جب دشمن نے پچھلی طرف سے دیکھا کہ یہ مورچہ خالی ہے تو اس نے اس طرف سے اچانک حملہ کر دیا جس کی وجہ سے مسلمان تتر بتر ہو گئے۔ اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم دشمنوں میں گھر گئے۔ حضورؐ کے گرد صرف چند جاں نثار رہ گئے۔ دشمن حضور تک تو نہ پہنچ سکا مگر ایک پتھر سے حضور کے دو دانت شہید ہو گئے۔ اس طرح محض چند نوجوانوں کی غلطی کی وجہ سے مسلمانوں کی یہ فتح شکست بن گئی اگر وہ نوجوان اس ارشادِ الٰہی کو نظر انداز نہ ہونے دیتے کہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول لعلکم تفلحون۔ (اگر تم فلاح اور کامیابی چاہتے ہو تو خدا اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو) اور وہ نفس کے دھوکہ میں نہ آجاتے تو مسلمانوں کو یہ دن دیکھنا نہ پڑتا۔ تاریخ اسلام شاہد ہے کہ جب بعض مسلمان نفسانی خواہشات اور ذاتی جھگڑوں میں اُلجھ گئے اور انہوں نے انہیں دین کا رنگ دے کر اپنے مخالفین سے ذاتی انتقام لینے کی کوشش کی تو مسلمانوں کی صفوں میں انتشار پیدا ہو گیا اور ان کی عظمت چھن گئی۔

آج ہم ایک اہم دَور میں سے گزر رہے ہیں۔ مقصد بے حد بلند ہے مگر وسائل بے حد محدود۔ اسلام پھر سے دنیا میں قائم کرنا اور خدا سے روٹھی ہوئی دنیا کو پھر آستانۂ الوہیت پر جھکا دینا کوئی آسان کام نہیں۔ اس کے لئے متحد و متفق ہو کر مسلسل جدوجہد اور متواتر کوشش کی ضرورت ہے۔ اس لئے ہم میں سے ہر فرد کو پھونک پھونک کر قدم رکھنا ہو گا۔ اس بارہ میں ذرا سی لغزش خطرناک نتائج پیدا کر سکتی ہے۔ پس آئیں ہم سب یہ عہد کریں کہ خدا تعالےٰ کی خاطر اپنے نفسوں کو بھول جائیں گے اور دین کی ترقی کی راہ میں ذاتی جھگڑوں اور نفسانی خواہشات کو حائل نہ ہونے دیں گے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"نفسانی جھگڑوں کو دین کا
رنگ مت دو۔ خدا کے لئے
ہار اختیار کر لو اور شکست
کو قبول کر لو تا کہ بڑی بڑی فتحوں
کے تم وارث بن جاؤ"۔ (لیکچر سیالکوٹ)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور علیہ السلام کے اس زریں ارشاد پر صحیح معنوں میں پوری طرح کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خدا تعالیٰ سے سچّا تعلق

"ہماری جماعت کو خدا تعالیٰ سے سچّا تعلق ہونا چاہیئے اور ان کو شکر کرنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نے ان کو یونہی نہیں چھوڑا بلکہ ان کی ایمانی قوتوں کو یقین کے درجہ تک بڑھانے کے واسطے اپنی قدرت کے صدہا نشان دکھائے ہیں۔ کیا کوئی تم میں سے ایسا بھی ہے جو یہ کہہ سکے کہ میں نے کوئی نشان نہیں دیکھا۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ ایک بھی ایسا نہیں جس کو ہماری صحبت میں رہنے کا موقع ملا ہو اور اسنے خدا تعالیٰ کا تازہ بتازہ نشان اپنی آنکھ سے نہ دیکھا ہو"۔ (حضرت مسیح موعودؑ)

محترم سیٹھ محمد عبدالحی صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر

مکرم حکیم محمد دین صاحب مبلغ سلسلہ مقیم شموگہ - انڈیا

مرحوم سے پہلا تعارف

۱۹۵۲ء میں خاکسار کو بمبئی میں مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل ہائیکورٹ یادگیری کی وساطت سے یادگیر کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت پہنچی اور پہلی مرتبہ محترم سیٹھ صاحب مرحوم کے نیاز حاصل کرنے کا موقع ملا۔

۱۹۵۳ء میں خاکسار بمبئی سے تبدیل ہو کر حیدرآباد دکن پہنچا۔ ۱۹۵۸ء سے اب تک خاکسار کا جماعت احمدیہ یادگیر اور محترم سیٹھ صاحب مرحوم سے علاقہ کا مبلغ ہونے کی حیثیت سے مسلسل تعلق رہا ہے۔ البتہ درمیان میں کچھ عرصہ کیلئے یہ جماعت خاکسار کے حلقہ میں نہ تھی مگر اس اثناء میں بھی مرحوم سے تعلقات بدستور رہے۔ مرحوم کی یاد میں قلبی تأثرات ذیل میں تحریر ہیں۔

طویل علالت صبر و استقلال

عرصہ امارت میں آپ دمہ کی مرض میں مبتلا رہے جو کبھی کبھی ایسی شدت اختیار کر جاتی تھی کہ موت کا نظارہ سامنے آجاتا تھا۔ تاہم مرحوم نے اس مرض کا تادمِ زیست نہایت جوانمردی سے مقابلہ کیا۔ بسترِ علالت پر لیٹے لیٹے اور افاقہ کی صورت میں اپنی طاقت کے مطابق دینی کاموں میں ہمیشہ مصروفِ عمل رہے۔ طویل علالت میں آپ صبر و تحمل استقلال اور جذبۂ شکرگزاری جیسے اخلاقِ فاضلہ سے ہمیشہ متصف نظر آئے کبھی آپکی زبان سے جزع فزع بے صبری اور ناشکری کے کلمات سننے میں نہیں آئے۔ بیماری تو چند دنوں میں انسان کو ناکارہ بنا کر رکھ دیتی ہے اور طویل علالت سے مزاج میں چڑچڑاپن پیدا ہو جانا کوئی بعید بات نہیں لیکن اتنی طویل علالت جس میں بارہا موت کے منہ سے آپ کو نجات ملتی رہی آپ کا یہ نمونہ آپ کے صدقِ دل سے احمدیت کی اتباع کی روشن دلیل تھی۔

بحیثیت امیر آپ کے کام

تمام خاندان - جماعت یادگیر بلکہ اغیار میں بھی آپ ہردلعزیز وجود تھے۔ آپ نے نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کا ہمیشہ خیال رکھا۔ جماعت کے ہر طبقہ یعنی انصار، خدام، اطفال، لجنہ سب کے دینی کاموں اور پروگراموں کی نگرانی خود فرماتے۔ جماعت میں نماز باجماعت کی پابندی۔ نفلی عبادت میں ذوق و شوق۔ نمازِ تہجد کی ادائیگی کا اہتمام۔ اس تعلق سے افراد خاندان و جماعت کی نگرانی مرکزی نمونہ کے مطابق۔ سالانہ جلسوں کے انعقاد کا سلسلہ بڑی پابندی اور استقلال سے جاری رکھا۔ بلکہ کئی دفعہ یادگیر کی بدولت آندھرا۔ میسور اسٹیٹ وغیرہ مقامات میں وفد پہنچ جاتا اور سالانہ جلسوں کا انعقاد عمل میں آتا۔ خاص طور پر قریبی غریب جماعتوں کا تو مرحوم نے ہمیشہ خیال رکھا۔ اور اپنی جماعت کی طرف سے تماپور۔ شورا پور۔ رائچور۔ دیودرگ۔ ادٹکور وغیرہ جماعتوں کے ساتھ ممکنہ تعاون فرما کر ان کے سالانہ جلسوں کو ہر لحاظ سے کامیاب بنانے میں تعاون فرمایا کرتے تھے۔ مرحوم جنوبی ہند تبلیغی اسکیم کے ابتدائی معاونین میں سے تھے۔ جنوبی ہند کے تبلیغی دوروں میں آپکے تعاون کا سلسلہ تادمِ حیات بدستور جاری رہا۔ جماعت کے ہونہار بچوں کو مرکز میں بھجوا کر دینی تعلیم دلانے کے سلسلہ میں اپنے مرحوم والد بزرگوار کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے آپنے بھی حال میں قدم اٹھایا تھا۔ اللہ تعالیٰ اُسے آپ کیلئے صدقہ جاریہ کا موجب بنائے اور آپ کی اولاد کو اُسے وسیع پیمانہ پر جاری کرنے کی توفیق بخشے آمین۔

یادگیر کا دینی ماحول آپ کی مسلسل توجہ، کوشش اور نگرانی کی وجہ سے بفضلہ تعالیٰ لائقِ رشک تھا۔ بہت سے بزرگوں نے درویشان کے بعد جو حالات میں تغیر آیا، ایسے زمانہ میں قادیان کے بعد یادگیر کے دینی ماحول کو دیکھ کر پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ اللھم زد فزد۔

اشاعت لٹریچر میں بھی مرحوم کی تربیت کی وجہ سے مرحوم کا خاندان بفضلہ نمایاں حصہ لیتا رہا ہے۔

مرحوم مبلغین سلسلہ اور سلسلہ کے کارکنوں کا بہت احترام فرماتے۔ مہمان نوازی کا خلق بھی آپ میں نمایاں تھا۔ خاکسار کو بارہا آپکے سادہ دسترخوان پر مسلسل کئی دنوں تک آپ کی مشفقانہ مہمان نوازی سے لطف اندوز ہونے کا موقع حاصل ہوتا رہا ہے۔ جماعت میں آپنے سادہ زندگی اختیار کرنے کی مہم کو ہمیشہ جاری رکھا اور کوشش کرتے رہے کہ نوجوان اس طرزِ زندگی کو اپنا کر زیادہ سے زیادہ سلسلہ کی مالی خدمت میں حصہ لیں۔ باوجودیکہ آپ کی صحت مخدوش رہتی تھی پھر بھی جماعتی اور انتظامی امور کی نگرانی سے مرحوم کبھی غافل نہ ہوتے۔ مرحوم اچھے خطیب اور مقرر تھے۔ بہت موثر۔ عام فہم اور دل نشین پیرایہ میں سالانہ جلسوں کے مواقع پر خاکسار نے آپ کی افتتاحی تقاریر کئی مرتبہ سُنی ہیں۔ میں نے تو اختصار سے آپکے چند نمایاں اوصاف کا ذکر کیا ہے وگرنہ خدا رحمت کرے بہت سی خوبیاں تھیں۔ مرنے والے میں۔ جماعت کے تمام افراد میں شروع سے آخر تک نہایت ہردلعزیز اور کامیاب امیر رہے۔ بلکہ آپ کی نمایاں نیکیوں کی وجہ سے آپ کو صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ممبر ہونے کا بھی اعزاز حاصل تھا۔ آپ کی وفات سے کچھ عرصہ پیشتر آپ کی ایک خواب کی بناء پر توسیع مسجد کی اہم تجویز آپ کی زندگی میں طے پا چکی تھی اور موصوف نے اپنی وفات سے کچھ عرصہ قبل توسیع مسجد کے وعدہ کی تکمیل بھی فرما چکے تھے الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو اس کام کی تکمیل کی توفیق بخشے اور مرحوم کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین میں حصہ لینے کی سعادت عطا فرمائے۔ اللھم آمین۔

مرحوم علاج معالجہ کے سلسلہ میں اکثر حیدرآباد تشریف لایا کرتے تھے۔ جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد کے نہایت واجب الاحترام بزرگ ہمیشہ مرحوم سے بیحد محبت اور احترام سے پیش آتے ان کی علالت کے خطرناک مراحل پر خاندان اور جماعت کے افراد کا عیادت پرسی کیلئے ایک تانتا بندھ جاتا تھا ایسے کئی مواقع پر خاکسار نے دیگر بزرگوں کے علاوہ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب رض کو ان کے پاس دیر تک بیٹھے بڑے کرب و اضطراب سے ان کی صحتیابی کے لئے دعائیں کرتے دیکھا ہے۔ جماعت کے ہر طبقہ کے قلوب میں ان کیلئے ایسی محبت یقیناً ان کی نمایاں نیکیوں اور تقویٰ کی وجہ سے تھی۔

ہردلعزیز شخصیت

مرحوم کی نیکیوں میں سے جن کی وجہ سے مرحوم کو یادگیر کے خواص و عوام میں ہردلعزیزی حاصل ہوئی۔ صرف ایک کا مشتے از خروارے ذکر کیا جاتا ہے۔ تقسیم ملک کے بعد ایکدفعہ یادگیر میں ہندو مسلم فساد کی وجہ سے مسلمانوں کا بیحد نقصان ہوا مرحوم کو ان حالات کی خبر حیدرآباد میں ہوئی۔ لوگ تو ایسے موقعوں پر اپنی جان بچاتے ہیں مگر اس نحیف الجثہ وجود نے حیدرآباد میں ٹھہرنا پسند نہ کیا بلکہ اپنی جماعت میں پہنچنے کیلئے بیقرار ہوگئے۔ راستہ میں اللہ تعالیٰ نے خیریت اور حفاظت سے پہنچنے کی بشارت پاکر آپ کو اپنے عزم میں مزید تقویت حاصل ہوئی۔ آپ افتاں و خیزاں یادگیر پہنچے۔ پہنچنے سے پہلے فسادات کا رُخ آپکے گھر کی طرف بھی پلٹا اور آپکا گھر محاصرہ میں آگیا۔ ایسے وقت میں جبکہ اکثر مسلمانوں کے گھر لوٹے جا چکے تھے۔

آپ یادگیر میں معروف شخصیت تھے۔ آپکے گھر کا لٹ جانا کوئی تعجب کی بات نہ تھی۔ لیکن آپ کی حفاظت کیلئے تائید ایزدی کا ہاتھ ظاہر ہوا۔ تصرفِ الٰہی سے ایک ہندو فسادیوں کے آڑے آجاتا ہے اور کہتا ہے اس شخص نے ہمیشہ اپنے اموال کو بنی نوع کی فلاح و بہبود کیلئے وقف کر رکھا تھا۔ اس کا گھر لُٹ جائے اور ہم زندہ رہیں۔ مَیں ہرگز یہ گوارہ نہیں کرسکتا۔ مجھے قتل کرکے تم اندر جاسکتے ہو وگرنہ جب تک زندہ ہوں جانے نہ دوں گا۔ غرض یہ کہ خدا تعالیٰ نے معجزانہ طور پر لٹیروں کے حملہ سے بچایا۔ اس حملے سے امن میسر آنے کے بعد جب آپ کو پتہ چلا کہ بے شمار مسلمانوں کے گھروں میں عورتیں اور بچے اسیروں کی طرح ہیں۔ فسادات سے بٹ جانے کی وجہ سے گھروں میں محبوس اسیروں کی فاقوں کی وجہ سے مرنے کی نوبت پہنچ رہی ہے۔ مرحوم نے ان سب کے لئے بے دریغ روپیہ خرچ کیا اور والنٹرز کے ذریعہ کئی دنوں تک ان کو مسلسل کھانا پہنچایا۔ آپنے ایسی نیکیوں کی وجہ سے یادگیر کے مسلمانوں نیز دیگر عوام و خواص کے دلوں میں عزت اور احترام کی جگہ پیدا کرلی تھی۔ اور یوں بھی آپ رفاہ عام کے کاموں میں ہمیشہ حصہ لیتے رہتے تھے۔ آپ کی وفات کا منظرہ کی تلخی کے باوجود ہر طبقہ پر گہرا اثر ہوا۔ ہزاروں گھرانوں میں اس دن اداسی چھا گئی۔

دیندار تاجر

والد ماجد کی وفات کے بعد کاروبار کو مشترکہ طور پر چلانے اور اس کی نگرانی کی ذمہ داری آپ کو تفویض ہوئی۔ دائمی علالت کے دور میں جسطرح اس نازک ڈیوٹی کو آپنے نبھایا ہے یہ آپ ہی کا حصہ تھا۔ کئی سال تک مسلسل کاروبار مشترکہ چلایا اور ہر حصہ دار کو برابر واجبی حصہ ادا کیا۔ جب خاندان کے نوجوان سن بلوغ کو پہنچے اور انہیں کاروبار سنبھالنے کی اہلیت اور سلیقہ پیدا ہوا تو ایسے بے لوث انداز سے آپ اس نازک فریضہ سے عہدہ برآ ہوئے کہ سب خاندان میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ اور ہر حصہ دار مطمئن ہو گیا جب کاروبار اس تقسیم کے بعد کئی حصوں میں بٹ گیا ہو سکتا تھا کہ افراد نفع میں رہتے اور بعض جو نسبتاً کمزور تھے گرتے چلے جاتے مگر آپ نے دُور اندیشی سے کام لیکر خاندان کے افراد کو ایسے متحد رکھا کہ ہر کمزور کی اعانت و سرپرستی کا سلسلہ جاری رہا چنانچہ کسی کمزور کو یہ احساس نہیں ہونے دیا گیا کہ اُسے علیحدہ کرکے کمزور کر دیا گیا ہے بلکہ وہ خوش ہیں کہ بفضلہ کمزور کے مفاد کی حفاظت بھی مشترکہ ذمہ داری اور باہمی اتحاد کی وجہ سے اسیطرح محفوظ ہے جیسے طاقتور کا مفاد۔ خدا کرے یہ جذبہ خوب پروان چڑھے اور نہ صرف خاندان کی فلاح و بہبودی کا باعث ہو بلکہ جماعت سلسلہ اور اسلام کے لئے مفید سے مفید تر بنتا چلا جائے۔

حُسنِ انجام

یہ تو درست ہے کہ کارِ دنیا کسے تمام نہ کرد تاہم موصوف کو خدا تعالیٰ نے ایسے تکلیف دہ دائمی مرض میں نہ صرف غیر معمولی خدمات کی توفیق بخشی بلکہ اپنی کھیتی کی آبیاری اور اُسے خونِ دل سے سینچ کر تیار ہونے اور گل و ثمار پیش کرنے کے لائق بن جانے تک زندہ رکھا اور اس وقت اپنے پاس بلایا جبکہ وہ اپنی آنکھوں سے اپنے باغ کو پھلتے پھولتے دیکھ رہے تھے ؎

بھر گیا باغ اب تو پھولوں سے
آؤ بلبل چلیں کہ وقت آیا

مرحوم کی اولاد میں سے بڑے فرزند مکرم سیٹھ محمد عبداللطیف صاحب بفضلہ سنِ شعور کو پہنچ کر کچھ عرصہ سے کاروبار سنبھال چکے ہیں۔ ان سے چھوٹے فرزند بھی بفضلہ کاروبار چلانے کے لائق بن رہے ہیں اور سب سے چھوٹے دو فرزند زیرِ تعلیم ہیں۔ چونکہ آپکے سب بیٹے اور بیٹیاں باپ کی خدمت میں رات دن حصہ لیکر باپ کی مستجاب دعاؤں سے جھولیاں بھرتے رہے ہیں خاص طور پر آپکے فرزند اکبر جس نے اپنی اعلیٰ تعلیمی صلاحیتوں کو اپنے باپ کی خدمت پر قربان کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے والد مرحوم کی پاک تمناؤں کا عزم نوجوان بنائے۔ مرحوم کی وفات سے سب عزیزوں کو صدمہ پہنچنا تو طبعی امر تھا۔ دور و نزدیک کے سب شناسا بھی حزین و دلفگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ ان کے درجات ہمیشہ بلند فرماتا رہے۔ اُن کے اہل و عیال اور جملہ پسماندگان کا ہمیشہ حافظ و ناصر رہے۔ آمین

اسلام چیز کیا ہے؟ خدا کیلئے فنا
ترکِ رضائے خویش پئے مرضیٔ خدا

(حضرت مسیح موعودؑ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے چھبیسویں

سالانہ اجتماع کا پروگرام

۲۳-۲۴-۲۵ / اخاء ۱۳۴۳ ہش / اکتوبر ۱۹۶۴ء

مقام اجتماع ــــ جلسہ گاہ سالانہ ــــ دارالبرکات ربوہ

جمعۃ المبارک ــــ ۲۳ اکتوبر

۸ تا ۱۱ بجے قبل دوپہر خدام دفتر بیرون مقام اجتماع سے ٹکٹ داخلہ حاصل کریں گے۔ خطبہ جمعہ مسجد مبارک میں ٹھیک ایک بجے شروع ہوگا۔ نماز جمعہ کے ساتھ ہی۔ نماز عصر جمع کی جائے گی۔ اس کے معاً بعد خدام مقام اجتماع کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔

۲-۱۵	حاضری خدام مقام اجتماع
۲-۳۰ تا ۳-۳۰	تلاوت قرآن مجید۔ عہد۔ افتتاح۔
۳-۳۰ تا ۴-۰	درس قرآن مجید
۴-۰ تا ۴-۴۵	کبڈی ۱
۴-۴۵ تا ۵-۳۰	والی بال نمبر ۱ و نمبر ۲ - رسہ کشی
۵-۳۰ تا ۵-۴۰	وقفہ برائے تیاری نماز مغرب
۵-۴۰ تا ۶-۱۰	نماز مغرب - درس الحدیث
۶-۱۰ تا ۷-۳۵	وقفہ برائے طعام و تیاری نماز عشاء (اس دوران سٹیج پر مقابلہ قرات قرآن مجید ہوگا)۔
۷-۳۵ تا ۷-۵۰	نماز عشاء
۷-۵۰ تا ۸-۴۵	تقریری مقابلے۔ معیار سوئم و چہارم
۸-۴۵ تا ۱۰-۰	علمی مقابلے (حفظ قرآن کریم۔ ترجمہ قرآن کریم۔ مطالعہ احادیث۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
۱۰-۰ تا ۱۰-۳۰	شوریٰ (سب کمیٹیوں کا تقرر)
۱۰-۳۰	شب بخیر

ہفتہ ــــ ۲۴ اکتوبر

۴-۰	صبح بیداری
۴-۰ تا ۴-۱۵	تیاری برائے نماز تہجد (سب خدام نماز تہجد کی ادائیگی کے لئے مقام اجتماع میں پہنچ جائیں گے)۔
۴-۱۵ تا ۴-۴۵	نماز تہجد
۵-۰ تا ۵-۴۰	نماز فجر و درس قرآن مجید۔
۵-۴۰ تا ۵-۵۰	تلاوت قرآن مجید۔
۵-۵۰ تا ۶-۲۰	مشاہدہ و معائنہ (مقابلہ مضمون نویسی۔ اونچی آواز اور نظم کا مقابلہ بھی ساتھ ہی شروع ہو جائے گا)۔
۶-۲۰ تا ۷-۳۰	ناشتہ
۷-۳۰ تا ۹-۳۰	۱۱۰ گز۔ ۲۲۰ گز۔ ۴۴۰ گز دوڑیں۔ وزن اٹھانا۔ لمبی چھلانگ۔ اونچی چھلانگ۔ گولہ پھینکنا۔ کلائی پکڑنا۔ نیزہ پھینکنا۔ فٹ بال نمبر ۱ و نمبر ۲۔
۹-۳۰ تا ۱۱-۰	علمی مقابلے۔ (عام معلومات)
۱۱-۰ تا ۱۱-۳۰	پرچہ عام دینی معلومات۔ (ہر خادم کے لئے لازمی ہوگا)
۱۱-۳۰ تا ۱۲-۳۰	تقریری مقابلے معیار دوم
۱۲-۳۰ تا ۲-۰	وقفہ برائے طعام و تیاری نماز
۲-۰ تا ۲-۲۰	نماز ظہر و عصر
۲-۲۰ تا ۲-۴۵	ذکر حبیب۔
۲-۴۵ تا ۳-۱۵	پرچہ قرآن کریم (ہر خادم کے لئے لازمی ہوگا)
۳-۱۵ تا ۴-۴۵	شوریٰ (سب کمیٹیوں کی رپورٹ پیش ہوگی)
۴-۴۵ تا ۵-۳۰	کبڈی نمبر ۲
۵-۳۰ تا ۵-۴۵	تیاری برائے نماز مغرب
۵-۴۵ تا ۶-۱۰	نماز مغرب و درس الحدیث
۶-۱۰ تا ۷-۳۰	وقفہ برائے طعام و تیاری نماز عشاء
۷-۳۰ تا ۷-۴۵	نماز عشاء
۷-۴۵ تا ۸-۳۰	تلقین عمل
۸-۳۰ تا ۹-۳۰	تقریری مقابلے۔ معیار اوّل
۹-۳۰ تا ۱۰-۳۰	علمی و مذہبی سوالات کے جوابات
۱۰-۳۰	شب بخیر

اتوار ــــ ۲۵ اکتوبر

۴-۰	صبح بیداری
۴-۰ تا ۴-۱۵	تیاری برائے نماز تہجد (سب خدام نماز تہجد کی ادائیگی کے لئے مقام اجتماع میں پہنچ جائیں گے)
۴-۱۵ تا ۴-۴۵	نماز تہجد
۵-۰ تا ۵-۴۰	نماز فجر و درس القرآن مجید
۵-۴۰ تا ۵-۵۰	تلاوت قرآن مجید
۵-۵۰ تا ۷-۰	ناشتہ
۷-۰ تا ۷-۴۵	والی بال فائنل
۷-۴۵ تا ۸-۳۰	کبڈی "
۸-۳۰ تا ۹-۳۰	فٹ بال "
۹-۳۰ تا ۱۰-۰	ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام
۱۰-۰ تا ۱۱-۳۰	تلقین عمل
۱۱-۳۰ تا ۱۲-۰	پرچہ ذہانت
۱۲-۰ تا ۱-۰	کھانا
۱-۰ تا ۲-۳۰	شوریٰ
۲-۳۰ تا ۲-۴۰	وقفہ برائے تیاری نماز
۲-۴۰ تا ۳-۰	نماز ظہر و عصر
۳-۰ تا اختتام	تقسیم انعامات و الوداعی خطاب

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

امانت تحریک جدید کے متعلق

ضروری وضاحت

بعض احباب غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ صیغہ امانت میں رکھی جانے والی رقوم نصاب کے مطابق ہونے اور سال گزر جانے کے باوجود زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہیں۔ لہٰذا اس غلط فہمی کے ازالہ کے لئے تحریر ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق صرف ان رقوم پر زکوٰۃ نہیں جو غیر تابع مرضی ہیں۔ اور جماعت انہیں اپنے استعمال میں لاکر ان سے فائدہ اٹھا رہی ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ اس وضاحت کو ذہن نشین کر لیں اور اس کے مطابق عمل کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

درخواستِ دُعا

خاکسار کی والدہ محترمہ آنکھوں کے اپریشن کے لئے میو ہسپتال لاہور میں داخل ہوگئی ہیں۔ احباب سے اپریشن کی کامیابی اور کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک منور احمد۔ انچارج فضل عمر ریسرچ۔ ربوہ)

انصار اللہ کے مرکزی اجتماع میں ہر دوست کو شریک ہونا چاہیئے۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ماسکو ۱۴ اکتوبر۔ سرکاری خبر رساں ایجنسی تاس کے مطابق فضائی جہاز جو کل زمین کے گرد مدار پر چھوڑا گیا تھا کل مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق دن کے پونے ایک بجے زمین پر اتار لیا گیا اس میں سوار تینوں افراد بالکل تندرست ہیں۔

فضائی جہاز کی واپسی پر تعجب کا اظہار کیا جا رہا ہے کیونکہ کل صبح ایک سرکاری بیان میں کہا گیا تھا کہ جہاز "طویل وقت" تک فضا میں رہے گا۔ ماہروں کا خیال تھا کہ یہ مدت سات دن یا اس سے بھی زیادہ ہوگی۔

ماسکو ٹیلی وژن پر فضائی جہاز کے اندر کی تصویریں آخری مجلس ختم ہونے تک دکھائی جاتی رہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا تھا کہ تینوں مسافر جن میں ایک پائلٹ ایک ڈاکٹر اور ایک سائنسدان ہے بخیریت ہیں۔

کراچی: ۱۴ اکتوبر۔ صدر ایوب خان نے بھارتی وزیر اعظم شاستری پر زور دیا ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان دوستانہ تعلقات کے لئے سب سے پہلے مسئلہ کشمیر کو حل کرنا ضروری ہے صدر ایوب اور مسٹر شاستری کے درمیان کراچی میں جو مختصر ملاقات ہوئی تھی باخبر ذرائع کے مطابق اس میں صدر ایوب نے جنگ بندی لائن پر مسلح تصادم کے واقعات میں اضافے کا سوال بھی اٹھایا تھا۔ اور دونوں رہنماؤں نے اس صورتحال پر تشویش کا اظہار کیا۔ صدر ایوب نے کہا جب تک تنازعہ کشمیر کو حل نہ کیا جائے اس قسم کے واقعات رونما ہوتے ہی رہیں گے اس لئے اس مسئلہ کو سب سے پہلے حل کرنا چاہیئے

ان حلقوں کے مطابق وزیر اعظم شاستری نے صدر کی اس بات سے اتفاق کیا اور وعدہ کیا کہ وہ اس مسئلہ پر مزید غور کریں گے۔

مسٹر شاستری کا قیام چونکہ بہت مختصر تھا اس لئے دونوں رہنماؤں کی بات چیت کسی مسئلہ پر فیصلہ کن نہیں ہو سکی اور مسٹر شاستری نے جو بیان روانگی کے وقت دیا اس میں بھی تمام مسائل کا ذکر نہیں ہو سکا۔

۱۴ اکتوبر۔ تعلیم کے بغیر آزادی اور ترقی نہیں ہو سکتی۔ ڈسپلن کے بغیر اسپوزیشن کی آزادی نہیں ہو سکتی ضابطہ اور اصول کے بغیر اجتماع کی آزادی نہیں ہو سکتی۔ اور اپنے وضع کئے ہوئے قانون کے بغیر قانون کی حکومت نہیں ہو سکتی۔ یہ بات کل یہاں بنیادی جمہوریتوں کے محکمہ کے مرکزی سیکرٹری مسٹر الطاف گوہر نے بنیادی جمہوریتوں کی مجلس مذاکرہ کے افتتاحی اجلاس میں کہی۔

انہوں نے کہا کہ ماضی میں ترقی کے کھوکھلے نعرے لگائے جاتے تھے لیکن جب سے بنیادی جمہوریتوں کا نظام قائم ہوا ہے ملک میں کافی ترقی ہوئی ہے جس کا عوام کو پوری طرح احساس ہے اس نظام کو قائم ہوئے چار برس ہو گئے ہیں اور اس عرصہ میں یہ بہت مضبوط ہو گیا ہے اور اس نے جڑیں پکڑ لی ہیں اس لئے ضروری ہے کہ عوام نہ صرف یہ کہ اس کی مدافعت کریں بلکہ وقتاً فوقتاً اس کا جائزہ بھی لیتے رہیں تاکہ اس کی خامیوں کو دور کیا جا سکے۔

ڈھاکہ ۱۴ اکتوبر۔ وزیر تعلیم مسٹر اے ٹی ایم مصطفیٰ نے کہا ہے کہ بین الاقوامی سطح پر پاکستان کو جو مقام اب نصیب ہوا ہے وہ گذشتہ کئی سال کے دور جمہوریت میں ہرگز حاصل نہیں ہوا۔ یہ سب کچھ صدر ایوب کی انقلابی قیادت کا نتیجہ ہے وزیر تعلیم جو کل راولپنڈی سے ڈھاکہ پہنچے ہیں ہوائی اڈہ پر اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ انھوں نے بیرونی ممالک کے اپنے حالیہ دورے میں جو تاثر لیا ہے وہ یہ ہے کہ صدر ایوب کا شمار اب دنیا کے عظیم رہنماؤں میں ہوتا ہے۔

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر تعلیم نے کہا پاکستان صدر ایوب کی ماہرانہ قیادت کی بدولت بڑی تیزی سے ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ خاص طور پر قومی ترقی میں اس کی رفتار دنیا کے تمام ترقی پذیر ممالک سے زیادہ ہے اس وقت سماجی، فلاحی اور اقتصادی ترقی کے میدان میں موجودہ حکومت کی مخلصانہ اور بے لوث مساعی اور دلچسپی ہے۔

نئی دہلی۔ ۱۴ اکتوبر۔ مقبوضہ کشمیر حکومت نے سابق وزیر اعظم بخشی غلام محمد کے خلاف بدعنوانیوں کے الزامات کی تحقیقات کے لئے پولیس کا ایک خاص شعبہ قائم کر دیا ہے اس شعبہ کا سربراہ ڈپٹی انسپکٹر جنرل سی آئی ڈی مسٹر سریندر ناتھ کو مقرر کیا گیا ہے یاد رہے کہ بخشی غلام محمد کو ۲۳ ستمبر کو گرفتار کیا گیا تھا ان پر اور ان کے ساتھیوں پر جن میں اسمبلی کے چار رکن بھی شامل ہیں ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت رشوت ستانی کے جرائم کے چند مقدمات میں بدانتظامی اور بے ضابطگیوں وغیرہ کے الزامات ہیں بخشی غلام محمد اور ان کے ساتھ گرفتار ہونے والے چھ افراد پر صادق حکومت کا تختہ الٹنے کا بھی الزام عائد کیا گیا ہے

واشنگٹن ۱۲ اکتوبر۔ امریکہ کی سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا ہے کہ تعلیمی اداروں کے حکام حصول علم کی صلاحیت رکھنے کی بنیاد پر طلبہ کو گروپوں میں تقسیم کرنے کے مجاز نہیں کیونکہ اس اقدام میں بھی نسلی امتیاز کی قباحت موجود ہے۔

کھٹمنڈو ۱۲ اکتوبر۔ بھارت کی حکومت نے نیپال سے درخواست کی ہے کہ ہمالیہ کی چوٹی کنچن جنگا کو سر کرنے کے لئے جاپانی الپائن کلب کا اجازت نامہ منسوخ کر دیا جائے نیپال کے ذمہ دار حلقوں کا کہنا ہے کہ بھارت نے یہ درخواست اس واسطے دی ہے کہ سکم کے باشندوں کے ان مذہبی جذبات کو ٹھیس نہ پہنچے جو کنچن جنگا سے وابستہ ہیں۔

کنچن جنگا دنیا میں تیسری سب سے بلند چوٹی ہے اور نیپال اور سکم کی سرحد پر واقع ہے سکم کے توہم پرست عوام کا عقیدہ ہے کہ کنچن جنگا کی چوٹی ان کی محافظ ہے اور اسے سر کرنے کا نتیجہ سکم کی تباہی کی صورت میں ظاہر ہوگا۔

نیپال کی حکومت جاپانی الپائن کلب کی ایک کوہ پیما جماعت کو آئندہ موسم بہار میں نیپال کے راستے کنچن جنگا کو سر کرنے کی اجازت دے چکی ہے۔

نیویارک۔ ۱۴ اکتوبر۔ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک نے کہا ہے کہ ماسکو اور واشنگٹن کے درمیان بین الاقوامی معاملات پر بات چیت کے لئے ٹیلیفون کا جو سلسلہ شروع کیا گیا ہے وہ ابتدا ہے اب وہ دن دور نہیں کہ دونوں ملکوں کے سربراہ بین الاقوامی معاملات پر ٹیلی وژن پر بالمشافہ گفتگو کر سکیں گے۔

مسٹر رسک نے شمالی کیرولینا یونیورسٹی میں تقریر کرتے ہوئے مزید بتایا کہ امریکہ نے حال ہی میں جو سیارہ چھوڑا تھا اس کے ذریعے امریکی عوام ٹوکیو میں اولمپک کھیلوں کے مقابلے دیکھ سکیں گے اور جدید ذرائع مواصلات سے دنیا کے مختلف ملک ایک دوسرے کے قریب آ جائیں گے

بھٹنڈا۔ ۱۴ اکتوبر۔ اکالی لیڈر سنت فتح سنگھ نے الزام لگایا ہے کہ ماسٹر تارا سنگھ نے پنتھک فنڈ سے رقم خورد برد کی اور اس سے لاکھوں روپے کی جائداد بنا لی ہے انھوں نے مطالبہ کیا ہے کہ ماسٹر تارا سنگھ کی املاک اور دولت کا جائزہ لینے اور اس بات کا تعین کرنے کے لئے کہ انھوں نے اس قدر دولت برصغیر کی آزادی کے بعد کس طرح حاصل کر لی۔ سرکاری سطح پر تحقیقات کی جائے

لندن ۱۴ اکتوبر۔ لبرل پارٹی کے لیڈر مسٹر گریمنڈ نے پیش گوئی کی ہے کہ برطانیہ میں ۱۵ اکتوبر کو منعقد ہونے والے عام انتخابات میں لیبر پارٹی جیت جائے گی آپ نے بی بی سی سے نشر ہونے والے ایک انٹرویو میں یہ بات کہی کہ

جھنگ کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ

ایم بی احمد اینڈ کو

پٹرول پمپ جھنگ صدر

سے حاصل کریں۔ (منیجر)

ضرورت

میونسپل کمیٹی چنیوٹ کو ایک کوالیفائڈ اور تجربہ کار اکاؤنٹنٹ کی ضرورت ہے گریڈ ۳۵۰-۱۵-۲۱۵-۱۰-۱۷۵ ہے خواہش مند اشخاص اپنی اپنی درخواستیں معہ نقول اسناد بنام چیئرمین میونسپل کمیٹی چنیوٹ کو ارسال فرما دیں

(چیئرمین میونسپل کمیٹی چنیوٹ)

دوسروں کی نگاہ

اور

آپ کا ذوق

فون نمبر ۲۶۲۳

فرحت علی جیولرز

۲۹ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور

تریاق اٹھرا (اٹھرا کی کامیاب دوا) خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس پندرہ ۱۵ روپے

ہماری آئندہ نسلوں کو یہ عہد کر لینا چاہیئے کہ وہ کبھی اسلام کی اشاعت میں کوتاہی سے کام نہ لیں گی

دعا کرو کہ خدا ہمیں یہ نظارہ دکھا دے کہ یورپ اور امریکہ بھی رسول کریمؐ کی غلامی میں داخل ہو جائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک روح پرور تقریر کا اقتباس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اوّل دن سے ایک ہی لگن ہے اور ایک ہی مقصد آپ کے سامنے ہے جس کے لئے آپ مسلسل جدوجہد کرتے چلے آرہے ہیں اور وہ لگن اور وہ مقصد یہ ہے کہ کسی طرح اسلام دنیا میں غالب آجائے۔ دنیا کے چپہ چپہ پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت قائم ہو جائے اور روئے زمین پر بسنے والی تمام قومیں خواہ وہ کسی رنگ یا نسل سے تعلق رکھتی ہوں خدائے واحد کی پرستار بن کر انسانیت کے محسن اعظم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے لگیں۔ چنانچہ حضور اوّل دن سے ہی جماعت کو یہ تلقین فرماتے چلے آرہے ہیں کہ وہ نہ صرف یہ کہ اشاعت اسلام سے کبھی خود غافل نہ ہوں بلکہ اپنی اولادوں اور اپنی آئندہ نسلوں کو بھی اس امر کی مسلسل تلقین کرتے چلے جائیں کہ وہ بھی اسلام کی تبلیغ اور اس کی اشاعت میں کبھی کوتاہی سے کام نہ لیں وہ قربانیاں کرتے اور اسلام پھیلاتے چلے جائیں یہاں تک کہ اسلام فی الحقیقت دنیا میں غالب آجائے اور وہ مقصد بتمام و کمال پورا ہو جائے جس کی خاطر اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کو قائم فرمایا ہے۔ ذیل میں حضور کی ایک پُر معارف تقریر کا اقتباس ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے جس میں حضور نے جماعت کو اشاعت اسلام کا کام نسلاً بعد نسل جاری رکھنے کی پر زور تلقین فرمائی ہے حضور فرماتے ہیں۔

" ہماری آئندہ نسلوں کو یہ عہد اور عزم کر لینا چاہیئے کہ وہ پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ دین کا بوجھ اٹھاتی چلی جائیں گی اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں کبھی کبھی کوتاہی سے کام نہ لیں گی ہمارے نوجوانوں کو خصوصیت کے ساتھ یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ نہ صرف اپنے ایمان کو قائم رکھیں گے بلکہ اس ایمان کے تسلسل کو نسل در نسل وقف کے سلسلہ کو قائم کرتے چلے جائیں گے تم اپنی نسلوں میں وقف کی عظمت و اہمیت کا احساس پیدا کرو تا اگر وہ خود وقف نہ کر سکیں تو کم از کم وقف کرنیوالوں کی خدمت کا جذبہ ان میں ضرور قائم رہے تم یہ نہ سمجھو کہ اگر تمہارا بھائی خدمت دین کے لئے زندگی وقف نہ کرتا تو وہ زیادہ کماتا بلکہ یہ سمجھو کہ اللہ تعالےٰ نے شاید اس واقف زندگی بھائی کے طفیل ہی تمہیں رزق کی فراوانی عطا فرمائی ہے۔

سب سے بڑھ کر یہ کہ تم قرآن مجید احادیث کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سلسلہ کے دیگر لٹریچر کا مطالعہ کر کے اپنی دینی تعلیم کو مکمل کرو تا تم میں دین کے ساتھ سچی محبت پیدا ہو۔ یاد رکھو دین کی تعلیم بڑی اہم چیز ہے اس کے ذریعہ تم اپنے اور اپنی اولاد کے اندر دین کی عظمت کا احساس پیدا کر سکتے ہو .... اگر تم میں سے ہر ایک یہ عہد کر لے تو ایسا ہو جانا کوئی بڑی بات نہیں صرف ارادہ اور عزم کرنے کی ضرورت ہے اللہ تعالےٰ تمہیں بھی اور ہمیں بھی ایمان عطا فرما سکتا ہے ایسا ایمان کہ اگر دنیا تم سے ٹکرائے تو وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکے اور خود پاش پاش ہو جائے مگر یہ کام دعا ہی سے ہو سکتا ہے آؤ آج ہم سب مل کر یہ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں ایسا ہی ایمان بخشے، اللہ تعالےٰ ہماری اولادوں کو اور پھر آگے ان کی اولادوں کو پشت ہا پشت تک دین کا بوجھ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور ان میں ہمیشہ ایسے وجود پیدا ہوتے رہیں جو اللہ تعالےٰ سے تعلق رکھیں اور اس کے دین کو پھیلانے والے ہوں تا ہم اپنے خدا کے سامنے سرخرو ہو جائیں۔ لیکن یہ سب کچھ محض اسی کے فضل سے ہو سکتا ہے اس لئے آؤ ہم اس کے سامنے جھکیں اور اسی کے آگے اپنی التجائیں پیش کریں۔ ..

.... اس وقت یورپ اور امریکہ کے دل بھی اسلام کی طرف مائل ہیں دعائیں کرو کہ اللہ تعالےٰ انہیں بھی اسلام قبول کرنے کی توفیق دے اور ہم بھی اپنی آنکھوں سے یہ نظارہ دیکھ لیں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے آپ کی غلامی میں داخل ہو جائیں۔ آمین۔"

(الفضل ۳۱ دسمبر ۱۹۵۵ء)

امیر جماعت اسلامی کا مذہب مصلحت اور مفاد کے تابع ہے

مولانا مودودی کی سیاسی قلابازی پر غلام نبی میمن کا تبصرہ

لاہور ۱۵ اکتوبر۔ صوبائی وزیر قانون مسٹر غلام نبی میمن نے محترمہ فاطمہ جناح کی حمایت کے سلسلے میں جماعت اسلامی کی قلابازی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ امیر جماعت اسلامی مولانا مودودی کی زندگی مجموعہ اضداد ہے وہ خود ایک بات کرتے ہیں لیکن جب ان کا مفاد خطرے میں پڑتا ہے تو فوراً ہی اپنے سابقہ موقف سے منحرف ہو جاتے ہیں۔ انھوں نے کہا جب کوئی مؤرخ اسلامی تعلیمات کے مسلغوں کی تاریخ مرتب کرے گا۔ تو اس میں مولانا مودودی کی زندگی یقیناً ایک سیاہ باب کی حیثیت کی حامل ہو گی۔ جو اسلام کو ذاتی مقصد براری کے لئے ذریعہ بنا رہے ہیں،

انھوں نے ایک بیان میں کہا مولانا مودودی قرآنی تعلیمات کو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کر رہے ہیں اگر ان کی تحریروں کی روشنی میں ان کی شخصیت کا جائزہ لیا جائے تو پتہ چل سکتا ہے کہ آج جو بات ان کے نزدیک شرعی لحاظ سے ممنوع ہے جب اس کی زد ان کے سیاسی مقاصد پر پڑتی ہے تو وہ شرعاً جائز ہو جاتی ہے

وزیر قانون نے بتایا کہ ۱۹۵۲ء میں ترجمان القرآن میں مولانا نے ایک مضمون لکھا تھا جس میں قرآن اور حدیث کی روشنی میں یہ ثابت کیا گیا تھا کہ کوئی عورت اسلامی مملکت کی سربراہ نہیں ہو سکتی یہاں تک کہ وزیر اسمبلی کی رکن یا کسی محکمہ کی سربراہ بھی نہیں ہو سکتی،

اسلام نے عورت اور مرد کے فرائض میں نمایاں امتیاز رکھا ہے اس کے پیش نظر عورت کو سیاست میں نہیں گھسیٹا جا سکتا۔ ایسا کرنا خدا اور اس کے رسولؐ کے احکامات کے منافی ہے لیکن انھوں نے خود ہی اعلان کیا کہ موجودہ حالات میں عورت کو سربراہ مملکت بنایا جا سکتا ہے اور اسی لئے جماعت اسلامی محترمہ فاطمہ جناح کی حمایت کر رہی ہے اب اس کا خود عوام کو فیصلہ کرنا چاہیئے کہ ان کی شخصیت کیا ہے؛ حقیقت میں وہ اوّل و آخر سیاست دان ہیں اور اسلام کو سیاسی مقاصد کی آڑ بنا رہے ہیں، وہ نجی اسلامی اصول کی بنیاد پر حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں اور اگر کوئی ایسی شرعی بات جو ان کے سیاسی مقاصد کے لئے نقصان دہ ہو وہ قبول کرنے پر آمادہ نہیں وہ اسے غلط اور بے کار قرار دے دیں گے آج وہ عوامی جمہوریت کا نعرہ بلند کر رہے ہیں دلچسپ امر یہ ہے کہ انھوں نے ایک کتاب مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش میں لکھا تھا کہ مسلمانوں کی اکثریت اسلام سے ناواقف ہے ص ۳۴

ص ۴۳ اور ان میں غلط اور صحیح کے امتیاز کا شعور نہیں۔ مولانا مودودی نے لکھا تھا کہ ان حالات میں یہ توقع رکھنا عبث ہے کہ گاڑی صحیح اسلامی راہ پر چلے گی وزیر قانون نے کہا کہ اس پر تبصرہ کی ضرورت نہیں ایک عام اور ناخواندہ شخص بھی اس کو سمجھ سکتا ہے کہ مولانا جمہوریت کے سلسلے میں کس قدر دیانت دار ہیں۔

(امروز ۱۵ اکتوبر ۶۵ء)

اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

اجتماع اطفال الاحمدیہ کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) مورخہ ۲۳ اکتوبر جمعۃ المبارک صبح دس بجے فرمائیں گے۔ مجالس اپنے اطفال کو بروقت اجتماع میں شامل کرنے کے لئے کوشش فرمائیں۔ افتتاح کے موقع پر ہی ہر اطفال کے طغے دینے کا پروگرام ہے۔

تقسیم انعامات کا پروگرام مورخہ ۲۵ اکتوبر بروز اتوار صبح گیارہ بجے ہو گا جس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الاعلےٰ تحریک جدید فرمائیں گے۔

ان دونوں تقریبوں میں انصار اور خدام بھی شامل ہو سکیں گے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

تقریب رخصتانہ

ربوہ ——— مورخہ ۱۴ اکتوبر کی شام کو امینہ بیگم صاحبہ بنت مکرم مرزا احمد کریم بیگ صاحب مرحوم (ہمشیرہ مرزا محمود احمد صاحب درویش قادیان) کی تقریب رخصتانہ مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال کے مکان واقعہ محلہ دارالرحمت شرقی پر عمل میں آئی۔ تقریب رخصتانہ سے قبل محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے امینہ بیگم صاحبہ کا نکاح مرزا علی اکبر بیگ صاحب ابن مکرم مرزا فضل الٰہی بیگ صاحب محلہ دارالنصر ربوہ کے ہمراہ تین ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ بعد ازاں رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی جس کیا حاضرین شریک ہوئے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴